اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / ستراہواں اجلاس (بیسویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز سوموار مورخہ 22/دسمبر 2025ء بمطابق یکم/رجب المرجب ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	05
3	وقفہ سوالات۔	05
4	توجہ دلاؤ نوٹسز۔	14
5	ایوان کی کارروائی۔	22
6	رخصت کی درخواستیں۔	22
7	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	24

جلد 17 ☆☆☆ شمارہ 20

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سوموار مورخہ 22/دسمبر 2025ء بمطابق یکم/رجب المرجب ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 3:55 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَالَّذِیۡنَ لَا یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ وَلَا یَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَلَا یَزۡنُوۡنَ ج

وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ یَلۡقَ اَثَامًا ۶۸ یُّضٰعَفۡ لَہُ الۡعَذَابُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَیَخۡلُدۡ فِیۡہٖ مُہَانًا ۶۹

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ ط

وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ۷۰

پارہ نمبر ۱۹ سُوۡرَۃُ الۡفُرۡقَان آیات نمبر ۶۸ تا ۷۰

ترجمہ: اور وہ لوگ کہ نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرے حاکم کو اور نہیں خون کرتے جان کا جو منع کر دی اللہ نے مگر جہاں چاہیے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو کوئی کرے یہ کام وہ جا پڑا گناہ میں۔ دونا ہوگا اُس کو عذاب قیامت کے دن اور پڑا رہے گا اس میں خوار ہوکر۔ مگر جس نے توبہ کی اور یقین لایا اور کیا کچھ کام نیک سو اُن کو بدل دے گا اللہ بُرائیوں کی جگہ بھلائیاں اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ۔مائیک آن کریں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب اسپیکر صاحب! آج نہایت ہی افسوس کی بات ہے کہ ہمارے بلوچستان کی ایک قدآور شخصیت جناب بسم اللہ خان کاکڑ صاحب وفات پاگئے ہیں جناب سپیکر صاحب! اِن کے لیے مغفرت کی دُعا کروائی جائے۔

جناب اسپیکر: جی۔جی بالکل۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: میں دومنٹ صرف لوں گا اگر آپ اجازت دیں گے۔بسم اللہ خان کاکڑ ایک ایسی شخصیت تھے کہ اپنے طالب علمی سے لے کر آج تک اُن کی وفات تک اُس نے ایک با اُصول سیاست اور امن پسند اور علاقے کے لیے اُنہوں نے بہت بڑی خدمت کی۔پشتون اسٹوڈنٹ فیڈریشن سے اُنہوں نے اپنی سیاست شروع کی اور پھر فخر افغان باچا خان اور ولی خان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اُنہوں نے اپنی سیاست یہاں تک کی کہ وہ جلاوطنی میں شامل ہے اور میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں کیونکہ وہ میرے حلقے سے تعلق رکھتے تھے اُنہوں نے اپنی سیاست کی سودا بازی آج تک کسی کے ساتھ نہیں کی نہ کسی کے سامنے جھکیں نہ اپنی سیاست کے لیے کسی سے اُنہوں نے کچھ مانگا۔اور آج بھی وہ ایک پاکستان پیپلز پارٹی کے سینٹرل کمیٹی کے ممبر تھے اور اپنی زندگی میں آخر تک اُس پر قائم رہے۔مَیں اِتنا کہتا ہوں کہ اُن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے میں اپنے علاقے کے لوگوں کو یہ ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کہ بسم اللہ خان کاکڑ کی خلا پوری نہیں ہوسکتی لیکن کم از کم اُن کی سیاست تو زندہ ہے اُن کی سیاست کو زندہ رکھتے ہوئے اور اُن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہم یہ اُمید رکھتے ہیں کہ علاقے کو یہ پیغام دے دیں کہ امن وامان کو برقرار رکھیں۔اور اپنے علاقے کی خدمت اُن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہم پائے تکمیل تک پہنچ جائیں۔

جناب اسپیکر: ok۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: اور ساتھ ہی میں اپنے Ex-Speaker جمال شاہ کاکڑ کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔thank you۔جی جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک: بسم اللہ کاکڑ آپ کو یاد ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک ایسے بہادر ورکر جیالے تھے اُن کے لیے دُعا اور سی ایم صاحب کے کزن فوت ہوگئے ہیں اُن کے لیے بھی دعا کریں اللہ اُن کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے مولوی صاحب! فاتحہ کریں۔۔۔(مداخلت)

میر رحمت صالح بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! بسم اللہ خان کاکڑ کو اللہ پاک جنت نصیب کرے کیونکہ بلوچستان کے لیے اُن کی خدمات بہت زیادہ ہیں۔ لہذا اُن کو خراج عقیدت۔۔۔

جناب اسپیکر: وہ بعد میں کرتے ہیں پہلے دعا مغفرت کرتے ہیں بسم اللہ خان کاکڑ کی مغفرت کے لیے جی مولوی صاحب۔

(دُعا مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ سب سے پہلے تو میں نوابزادہ برہان چانڈیو صاحب جو کہ ہمارے سندھ اسمبلی کے ممبر ہیں اور ہمارے MNA جمال شاہ کاکڑ صاحب کو بلوچستان اسمبلی آمد خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 56 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: thank you جناب اسپیکر صاحب! مَیں اپنی پارٹی کی طرف سے MNA جمال شاہ صاحب کو welcome کرتا ہوں۔ تو سوال نمبر 56۔ آج پھر بابا غلام رسول نہیں آئے۔

جناب اسپیکر: آپ سے کوئی بات ہوئی تھی منسٹر صاحب کی؟

میر زابد علی ریکی: اسپیکر صاحب! نہیں آتے ہیں کیا کریں۔

جناب اسپیکر: کہہ رہے تھے کہ کچھ ناگزیر وجوہات کی بنا وہ نہیں آسکتے میرے خیال میں آپ کے ساتھ اُن کی کوئی نشست ہوئی تھی اِس سلسلے میں پھر اُنہوں نے ہمارے ایک MPA صاحب کو nominate کیا ہے کہ وہ اُن کے behalf پر۔ تو میرے خیال میں وہ nomination تو شاید آپ کو مطمئن نہ کرسکیں۔

میر زابد علی ریکی: اُس کی خوش قسمتی ہے کہ 26 ویں ترامیم میں۔

جناب اسپیکر: اگر اِس کو ڈیفر کرتے ہیں تقریباً جب تک وہ آجائیں؟

میر زابد علی ریکی: نہیں سر! اگر جواب دینا چاہتے ہیں ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: مائیک آن کریں۔

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 56۔

☆56 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 11 جولائی 2024ء۔

کیا وزیر محنت و افرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 19 نومبر 2025ء کو مؤخر شدہ۔

سال 25-2024ء کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے محکمہ محنت وافرادی قوت کی نئی اسکیمات شامل کی گئی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو اسکیم کا نام، پی ایس ڈی پی نمبر اور مختص شدہ رقم کی تفصیل دی جائے۔ نیز سال 25-2024ء کے بجٹ میں ضلع ڈیرہ بگٹی، ضلع خضدار اور ضلع ژوب کیلئے محکمہ محنت وافرادی قوت کی کل کتنی نئی اسکیمات شامل کی گئی ہیں اسکیم کا نام، پی ایس ڈی پی نمبر اور مختص شدہ رقم کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی۔

جناب سنجے کمار (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور): جناب اسپیکر صاحب! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 21 اگست 2024ء۔

سال 25-2024ء کے بجٹ میں ضلع واشک، ضلع ڈیرہ بگٹی اور ضلع خضدار کیلئے محکمہ محنت وافرادی قوت میں کوئی اسکیم شامل نہیں ہے جبکہ سال 25-2024ء کے بجٹ میں ضلع ژوب کیلئے ذیل اسکیم شامل کی گئی ہے:۔

نام اسکیم	پی ایس ڈی پی نمبر	مختص رقم
ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر ژوب	Z20241257	160.00 ملین

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! مَیں نے ایک سوال کیا تھا 25-2024ء میں کہ آپ لوگوں نے بجٹ میں کن اضلاحوں میں آپ نے دیا ہوا ہے تو اُس نے جواب میں خالی جناب اسپیکر صاحب! اُس نے دیا ہے، ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر ژوب یعنی باقی میرا خیال سے اگر 32 ڈسٹرکٹس ہیں جناب اسپیکر صاحب! اگر 33 ہیں۔ صرف ایک ڈسٹرکٹ اُن لوگوں نے PSDP 2024-25 میں شامل کیا ہوا ہے باقی ڈسٹرکٹ کو ignore کیا ہوا ہے بشمول آپ کا حلقہ بھی اُس میں ہے۔ اِس طرح تو نہیں ہونا چاہیے جناب اسپیکر صاحب! ہم کہتے ہیں آپ جب PSDP بناتے ہیں ہر ڈسٹرکٹ کو ہر حلقہ میں کیونکہ یہ جو ٹریننگ سینٹر ہے ہر حلقے کے لوگوں کی خواہش ہے تو آپ اندازہ لگائیں جناب اسپیکر صاحب! 33 ڈسٹرکٹ میں سے ایک ڈسٹرکٹ کو شامل کیا ہے باقی سارے ignore ہیں ابھی آنے والا بجٹ 27-2026ء آرہا ہے کا یہ اگر ہمارے جتنے ممبرز بیٹھے ہیں سارے ہمارے colleagues ہیں ہر کسی کی یہی خواہش ہے کہ میرے حلقے میں بھی اِسی طرح جناب اسپیکر صاحب! ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر ہو جائے۔ اگر یہ مجھے مطمئن کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

جناب اسپیکر: concernd minister

میر زابد علی ریکی: اور اسمبلی میں ابھی آنے والے بجٹ میں انشاءاللہ میں 32 کے 32 ڈسٹرکٹ کو 27-2026ء

کے PSDP میں مَیں شامل کروں گا تو ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: جی concernd minister please

میر زابد علی ریکی: تو مجھے پتہ نہیں ہے منسٹر صاحب! آتے نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: on behalf of concernd minister

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میری concernd advisor صاحب سے جب اِس بارے میں گفتگو ہوئی تو اُنہوں نے کہا 25-2024ء کی PSDP میں صرف اور صرف ایک ہی اِسکیم شامل کی گئی تھی جو ژوب کی تھی۔ تو جیسے ہمارے MPA صاحب کی گزارش ہے تو اُنہوں نے کہا ہماری پوری کوشش ہے کہ آنے والے PSDP میں جہاں ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر کے لیے بجٹ کی ضرورت ہوگی ہم اُن کو recommend کریں گے۔

جناب اسپیکر: ok۔ زابد علی ریکی صاحب! you are satisfied?

میر زابد علی ریکی: بس ابھی وہ کہہ رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب! یہ اسمبلی ریکارڈ میں آگیا۔

جناب اسپیکر: ہاں بالکل اُنہوں نے promise کی کہ سب کو شامل کریں گے۔

میر زابد علی ریکی: اِنشاءاللہ اگر اللہ نے چاہا یہ پانچ، چھ مہینے گزریں گے دیکھتے ہیں کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

میر زابد علی ریکی: اُس میں اگر یہی وعدہ، promise اِن لوگوں نے کیا ہے 32 ڈسٹرکٹس، ہر ڈسٹرکٹ میں شامل کروں گا بشمول واشک کے تو ٹھیک ہے اِنشاءاللہ۔ جی جناب اسپیکر!۔

جناب اسپیکر: thank you سوال نمبر 56، disposed off۔ میر زابد علی ریکی صاحب آپ سوال نمبر 175 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 175۔

☆175 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: **نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 2 جنوری 2025ء۔**

کیا وزیر محنت وافرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ **مورخہ 19 نومبر 2025ء کو مؤخر شدہ۔**

کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پروگرام کے تحت صوبہ کے تیس ہزار نوجوانوں کو بیرون ملک بھجوایا جارہا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو ان نوجوانوں کو کن کن ممالک میں بھیجنے کا پروگرام ہے اور اس کیلئے کیا معیار رکھا گیا ہے کی مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 3 فروری 2025ء۔

جی ہاں یہ درست ہے کہ بلوچستان کے نوجوانوں کی بیروزگاری کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان کے 30 ہزار نوجوانوں کیلئے بیرون ملک روزگار پروگرام کا اعلان کیا جو کہ چیف منسٹر یوتھ سکل ڈویلپمنٹ اینڈ اوورسیز ایمپلائمنٹ پروگرام کے نام سے ہے یہ پروگرام بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کے زیر اہتمام عمل میں لایا جارہا ہے اس پروگرام کیلئے معیار اور دیگر تفصیل ذیل ہے:۔

1۔ عمر کی حد 16 سے 40 سال ہے۔

2۔ کم سے کم تعلیم پڑھنا لکھنا جانتا ہو اور زیادہ سے زیادہ تعلیم کی کوئی قید نہیں۔

3۔ ہنر مند افراد کو زیادہ ترجیح دی جارہی ہے۔

4۔ جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند ہو۔

5۔ مرد اور خواتین دونوں کیلئے یکساں مواقع ہیں۔

6۔ بلوچستان کا لوکل/ ڈومیسائل ہونا لازمی ہے۔

بلوچستان کے تمام اضلاع سے نوجوانوں کا انتخاب یکساں طور پر کیا جائے گا۔

پروگرام پانچ سال میں مرحلہ وار مکمل ہوگا۔

ممالک۔ ممالک بشمول سعودی عرب، عمان، متحدہ عرب امارات اور دیگر خلیجی ممالک GCC یورپی یونین، جرمنی، رومانیہ وغیرہ شامل ہیں۔

شعبہ جات۔ ممالک کی مانگ GCC مستری، پلمبر، سٹیل فکسرز، ٹائل فکسر زم کرین اور کنسٹرکشن مشینری آپریٹرز اور ڈرائیوروں کو بیرون ملک بھیجا جائے گا جبکہ جرمنی اور رومانیہ سمیت یورپی یونین ممالک میں نوجوانوں کو یورپی یونین کے ممالک کی مانگ کے مطابق صحت، ہوٹل مینجمنٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے میں ملازمت دی جائے گی۔ اور GCC پہلے مرحلے میں بلوچستان کے 2375 مستقل باشندوں کا انتخاب کر کے انکو مطلوبہ تربیت دیکر بیرون ملک یورپی یونین کے ممالک میں بھیجا جائے گا۔

اُمیدواروں کے انتخاب کیلئے معیار میں متعلقہ شعبے میں خواندگی اور تجربہ متعلقہ شعبے اور ذیلی شعبے کی بنیادی معلومات مطلوبہ قانونی دستاویزات کے حامل بلوچستان کے مستقل رہائشی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ پروگرام خاص طور پر بیروزگار

نوجوانوں کیلئے ترتیب دیا گیا ہے بلوچستان کے تمام اضلاع سے منتخب اُمیدواروں کوایک سخت اسکریننگ اورانتخاب کے عمل سے گزرنا پڑے گا جس میں ابتدائی اسکریننگ، اسکل اسسمنٹ ٹیسٹ، تربیت اور ایک خودمختار کمیٹی کے ذریعے انٹرویوز شامل ہیں۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ وزیراعلیٰ پروگرام میں مَیں نے سوال کیا کہ صوبے کے 30 ہزار نوجوانوں کو بیرونی ملک بھجوا رہے ہیں۔ یہ بہت اچھی چیز ہے جناب اسپیکر صاحب! کم از کم تھوڑا بہت تو بے روزگاری ختم ہوئے گی۔ مگر جناب اسپیکر صاحب! اس میں آپ کا دیا ہوا ہے سعودی عرب، عمان، متحدہ عرب امارات اور دیے گئے خلیج ممالکوں میں بھیجیں گے۔ مگر جناب اسپیکر صاحب! بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس میں بھی کچھ ایسے ڈسٹرکٹس ہیں بشمول واشک۔ ہمارے بندوں نے apply بھی کی ہے جناب اسپیکر صاحب! ہمارے بندوں کو ہمارے جتنے بے روزگار ہیں اُن لوگوں نے accept نہیں کیا ہوا ہے۔ اپنے من پسند جن بندوں کا نام گیا ہے اُنہی لوگوں کو اُن لوگوں نے عرب امارات یا دبئی یا کسی اور جگہ بھیجا ہے۔ یعنی پروگرام تو ہے جناب اسپیکر صاحب! مگر یہ 30 ہزار ہر ڈسٹرکٹ میں کم از کم ایک ہزار میرا ایک مشورہ ہے جناب اسپیکر صاحب! ہر ڈسٹرکٹ میں کم سے کم پانچ سو، چھ سو، سات سو بندوں کو عرب ممالک بھیج دیتے ہیں۔ مگر کچھ ایسے ڈسٹرکٹ ہیں بشمول واشک ایک بندہ ابھی تک نہیں بھیجا ہے ان لوگوں نے۔ apply بھی کی ہے جیسا دیکھیں۔ ہمارے خیر جان بھائی بیٹھے ہیں گوادر بھی اسی طرح ہے تو اسی طرح آپ کا ملک نعیم بازئی بھی ہاتھ اُوپر کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: مطلب آپ چاہتے ہیں کہ ہر ڈسٹرکٹ کے میرٹ کو مدنظر رکھ کر اور پھر ملکوں کو اُسی کے مطابق تقسیم کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: اُسی کے مطابق عرب امارات ہے، سعودی ہے ہر ڈسٹرکٹ کو۔

جناب اسپیکر: ہر ڈسٹرکٹ کو اُس میں representation ملنی چاہیے۔ ٹھیک ہے۔

میر زابد علی ریکی: ہر ڈسٹرکٹ میں بے روزگاری زیادہ ہے۔ اور ہر ڈسٹرکٹ میں جناب اسپیکر! ہر کسی نے apply کی ہوئی ہے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ابھی آپ نے دیکھا چار، پانچ ہمارے colleagues اُٹھ گئے کہ ہمارے حلقوں سے بھی بندے نہیں لے گئے ہیں۔ تو اس کے حوالے سے ابھی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ واقعی یہ اسی طرح پہلے ignore ہوا ہے یا نہیں اگر یہ promise کریں گے ہمارے بابا غلام رسول کو میسج دیں گے بھائی یہ formula آپ طے کریں کہ ہر ڈسٹرکٹ میں بہت نہیں ہوتا ہے کم از کم پانچ سو، چھ سو بندے بھیج دیں۔

جناب اسپیکر: آپ کو سمجھ آ گیا ہے اب منسٹر صاحب؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: جی جناب اسپیکر صاحب ہمارے MPA صاحب کی تجویز بہت اچھی ہے تو اس کے متعلق مجھے ایڈوائزر صاحب نے ایک رائے بھی دی کہ ہمارے جیسے portal پر تقریباً 15 ہزار کی لگ بھگ applications آئی تھیں۔ پھر اس میں انٹرویو ہوئے تو اس میں something بیا لیس سولوگ اُس انٹرویو میں شامل ہوئے تھے۔تو اس کے بعد اب تک اس پروگرام کے تحت 30 ہزار نوجوانوں کو باہر ممالک بھیجنے کے لیے یہ ایک بہت اچھا پروگرام ہے لیکن اس وقت تک ہم اس پر 236 نوجوان ہم باہر ممالک بھیج چکے ہیں۔مزید جو پروگرام ہے اُس میں جیسے ہمارے MPA صاحب کی تجویز ہے یہ بہتر تجویز ہے اس کے بارے میں میں ایڈوائزر صاحب سے ضرور اِن کا massage پہنچادوں گا۔

جناب اسپیکر: آپ کو آنریبل ممبر صاحب کی تجویز سمجھ آ گئی ہے؟ وہ کہتے ہیں پہلے ڈسٹرکٹ کی میرٹ کو مدنظر رکھیں اور پھر جس جس ملک کو مثال کے طور پر سعودی عربیہ UAE آپ جہاں بجھواتے ہیں اُس میں ہر ڈسٹرکٹ کی representation ہونی چاہیے۔یعنی selective کام نہیں ہونا چاہیے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: جی بالکل جناب اسپیکر صاحب! ہمارے M P A صاحب کی جو recommendation ہے ہم اُس کو ایڈوائزر صاحب کے ضرور سامنے رکھیں گے۔

جناب اسپیکر: جی ٹھیک ہے۔آپ تشریف رکھیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: جناب اسپیکر! میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر رحمت صالح بلوچ: جناب اسپیکر! دیکھیں میں ابھی آنریبل ممبر سے یہ سوال کرتا ہوں کہ آپ ہمیں figure دے سکتے ہیں کہ ہر ضلع سے آپ نے کتنے نوجوانوں کو select کیا ہے؟ کیوں کہ ہماری انفارمیشن کے مطابق یہاں پسند اور ناپسند کی بنیاد پر کی گئی ہے آپ 30 ہزار نوجوانوں کو بھیجنا چارہے ہیں آپ نے ابھی 4 ہزار something بھیجے ہیں بہت سے ایسے اضلاع ہیں جہاں سے ایک بندہ بھی select نہیں ہوا ہے آیا آپ کا criteria اتنا سخت تھا یا وہ نوجوان قابل نہیں تھے؟ یا وہ نوجوان requirement کو fulfill نہیں کر رہے تھے؟ اس کا criteria کیا ہے آپ کی پالیسی کیا ہے آپ ذرا ہمیں یہ سمجھا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: جناب اسپیکر صاحب! اس کا criteria بہت easy ہے اس میں عمر کی حد ٹوٹل 18 سال سے 40 سال کی عمر رکھی گئی ہے۔جس میں تعلیم کو بالکل نہیں رکھی گئی ہے اس میں اگر کوئی skill کے

متعلق کوئی قابلیت رکھتا ہے تو اُس کو اس پروگرام میں ترجیحات کی بنیاد پر شامل کیا گیا ہے۔ تو میں بتاتا چلوں کہ ٹوٹل portal کے ذریعے ہمارے پاس 15 ہزار application آئی تھیں۔ جس میں 4200 نوجوانوں کو بھجوایا نہیں گیا اُس میں جو اس ٹائم تک جہاں ورک آرڈر ملے ہیں اُس میں ٹوٹل 236 نوجوان ہیں جن کو باہر بھجوا گیا ہے۔ جیسے ہمارے ڈاکٹر صاحب کی ایک criteria کی بات ہے تو criteria بہت ہی easy رکھا گیا ہے ابھی اس میں بقایا جو نہیں جاسکیں۔ اور کن ڈسٹرکٹس سے اُن کا تعلق ہے وہ تفصیل بھی ہم رحمت صاحب کو provide کردیں گے۔

میر رحمت صالح بلوچ: دیکھیں! اس میں اگر صوبے کی بہتری ہے تو میں آپ کو یہ بتاؤں کہ بڑی افسوسناک بات ہے یہاں جو نوجوان applied تھے اُن کے ساتھ اس طرح کا منفی behavior رکھا گیا آپ یقین کریں کہ اُسی دفتر کے باہر میں نوجوانوں سے ملا ہوں جن کا different districts سے تعلق تھا وہ باقاعدہ نفرت کر رہے تھے بجائے کہ اُن کو آپ خوش کریں بجائے اُن کی حوصلہ افزائی ہو اور یہاں بالکل کچھ خاص لوگوں کو خوش کیا گیا ہے اور اس طرح نہیں ہوسکتا اور یہ صوبے کے نام پر جن لوگوں کو اُنہوں نے خوش کیا ہے جناب اسپیکر! وہ ہمارے لیے ناقابل قبول ہے آپ رولنگ دے دیں۔

جناب اسپیکر: آپ مائیک بند کریں۔ اب بولیں۔

میر رحمت صالح بلوچ: ڈسٹرکٹ وائز کوٹے کو فعال کریں اور جو سلیکشن کمیٹی بیٹھی ہوئی تھی اِن کے بس کی بات نہیں ہے کسی third party سے کروادیں کیوں نہیں کراتے ہیں اا گر آپ واقعی صوبے کے ساتھ یہاں کے بچوں کے ساتھ آپ مخلص ہیں تو آپ اس طرح کا کوئی طریقہ کار کریں کم از کم transparent ہو۔ یہاں تو سلیکشن میں اقربا پروری نہیں ہو اس سلیکشن میں پسند ناپسند نہ ہو۔ اس پسند ناپسند نے ہمیں برباد کردیا ہے۔ ایک بداعتمادی کو جنم لئے یہ ایک genuine question ہے سر! اس پر آپ کی رولنگ کی ضرورت ہے۔

جناب اسپیکر: ok thank you۔ اچھا ایک منٹ تشریف رکھیں۔ ایک منٹ آغا صاحب۔ آغا صاحب hold کریں۔ منسٹر صاحب! آپ نے جو criteria دیا ہوا ہے۔ وہ تو سب کے سامنے ہے۔ چھ پوائنٹ آپ نے دیئے۔ اور اُس کے بعد آپ نے لکھا ہے کہ بلوچستان کے تمام اضلاع سے نوجوانوں کا انتخاب یکساں طور پر کیا جائے گا۔ یہ یکساں طور پر اس پوائنٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ہمارے آنریبل ممبرز کھڑے ہوئے تین چار ڈسٹرکٹس کے کہ وہاں سے کسی کو بھی نمائندگی نہیں ملی ہے۔ تو آپ مہربانی کریں اس کا طریقہ کار درست کریں اس کو۔ منسٹر صاحب کو convey کریں۔ کہ اس کا کیا طریقہ کار ہے ایسے کیا transparency آپ لاسکتے ہیں۔ جس سے ہمارے ممبرز کو شکایت بھی نہ ہو۔ اور transparent ہو اور سارے ڈسٹرکٹس کو وہاں نمائندگی بھی ملے۔ جی بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: جناب اسپیکر صاحب! ہمارے ڈاکٹر صاحب نے ایک اچھا مشورہ دیا ہے کہ third party اس سے جو بھی انٹرویو consult کیئے جا رہے ہیں۔ کچھ consult کمپنیاں ہیں وہی انٹرویو اس کے لے رہی ہیں۔ جس میں صرف اور صرف۔۔۔

جناب اسپیکر: honorable members, order in the House please۔ جو BTVTA اور جو ہماری consultancy ہے وہیں اس کا انٹرویو لے رہی ہیں اور اس کے متعلق جو سمری ہے اس میں allover بلوچستان کو لیا گیا ہے۔ جبکہ میں ان کی تجاویز ہیں وہ آگے رکھوں گا کہ ان کو تمام ڈسٹرکٹس لیول پر جو recommendation ہے وہ کی جائے۔

جناب اسپیکر: آج کی discussion کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے آنریبل ممبر کی نشست منسٹر صاحب سے کروانی ہے۔ اور یہ سارے convey points کرنے ہیں کہ یہ سب چیز on record آ گئی ہے۔ تو آپ نے ہمیں next session میں یہ بتانا ہے کہ آپ کیسے transparency لا رہے ہیں۔ جس کے ذریعے سارے لوگوں کے جو خدشات ہیں وہ address بھی ہوں اور دور بھی ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: ok جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: thank you۔ جی آغا صاحب۔

پرنس آغا عمر احمد زئی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ پاپولیشن ویلفیئر): جناب اسپیکر! جس طرح آنریبل ممبر نے کہا سب سے ضروری یہ دیکھیں گے جو ڈسٹرکٹس ہیں ان کے سارے نمائندے ادھر ماشاءاللہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس میں کم سے کم دو ممبر ٹریژری بنچز سے اور دو اپوزیشن سے اس میں رکھنا چاہیے کہ یہ ایک اہم پہلو ہے ہمارے نوجوانوں کیلئے تو اس میں transparency بھی ہو جائیگی اور انفارمیشن بھی ساتھ ہو۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ بالکل اپوزیشن اور ٹریژری بنچز کا سوال ہی نہیں ہے سارے ڈسٹرکٹ کو equal بنیاد پر کرنا چاہیے چاہے وہ اپوزیشن کے ہیں چاہے وہ ٹریژری بنچز کے ہیں۔ بس اب تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ آپ بیٹھے next time۔ سوال نمبر 175 dispose off میر زابد علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 306 دریافت فرمائیں جی concernd minister please

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں نے سوال کیا تھا کہ یہ 2025-26ء کے پی ایس ڈی پی میں کتنی اسامیاں کن کن ڈسٹرکٹ میں آپ نے دی ہوئی ہیں۔ اور واشک کے حوالے سے آپ مجھے بتا دیں جناب اسپیکر صاحب! اس نے دی ہوئی ہیں ضلع چاغی، ضلع ڈیرہ بگٹی، ضلع خاران۔ اور باقی سارے ڈسٹرکٹ ignore

ہیں۔ جناب اسپیکر! تین ڈسٹرکٹس کو ان لوگوں نے یعنی یہ اسامیاں دی ہوئی ہیں جناب اسپیکر صاحب! آپ اندازہ لگائیں چاغی بھی زور آور ضلع خاران تو بیٹھا ہوا ہے ماشاء اللہ۔ میں نہیں کہہ رہا ہوں شعیب جان! بدنیتی نہیں ہے مگر میں کہتا ہوں آپ لوگ کم سے کم ہر ڈسٹرکٹ کو اسامیاں دیا کریں۔

جناب اسپیکر: یعنی کہ تین ڈسٹرکٹس یہاں consider ہیں؟

میر زابد علی ریکی: سر! تین ڈسٹرکس کو 2025-26ء میں دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: چاغی، ڈیرہ بگٹی، خاران۔

میر زابد علی ریکی: زیارت کدھر ہے زیارت بھی نہیں ہے نصیر آباد بھی نہیں ہے خضدار بھی نہیں ہے کچلاک بھی نہیں ہے پنجگور بھی نہیں ہے گوادر بھی نہیں ہے قلعہ عبداللہ بھی نہیں ہے کوئٹہ بھی نہیں ہے بھائی شعیب جان خدارا، وہ چمن، بھائی کم سے کم اسپیکر کا تو خیال تو کریں اسپیکر کے حلقے کو کم سے کم ignore تو نہ کریں۔ شعیب جان! آپ اس کا جواب دے دیں۔

جناب اسپیکر: جی جی concern minister please

میر رحمت صالح بلوچ: آپ بیٹھ جائیں آپ پھر ضمنی سوال کریں۔

جناب اسپیکر: پہلے ان کو اپلائی کریں پھر آپ ضمنی سوال کریں۔ better جی منسٹر صاحب سر تشریف رکھیں ایک منٹ ضمنی کریں آپ سسٹم کو فالو کریں جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: جناب اسپیکر صاحب! یہ ٹوٹل SNEs میں 9 پوسٹیں ہیں اس میں چاغی تھا اور اس میں پانچ پوسٹیں ڈیرہ بگٹی کی ہیں اور تین پوسٹیں خاران سے ہیں۔ تو ہمارے جو SNEs میں approved ہوئی وہ ہم نے جواب اپنے ایم پی اے صاحب کو دیا ہوا ہے ابھی بہتر ہمارے فنانس منسٹر بھی موجود ہیں وہ بھی اس بارے میں بتا سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے next سیشن میں ہمیں یہ وجوہات بتانی ہیں کہ آپ نے جو تین ڈسٹرکٹ consider کیے ہیں تو باقی جو remaining ڈسٹرکٹ ہے ان کا کیا قصور ہے؟ اور کس بنیاد پر اس کو آپ نے تقریباً like کیا ہے یہ آپ نے بتانا ہے ٹھیک ہے سوال نمبر 306 dispose off نوابزادہ میر ظفر اللہ خان زہری صاحب آپ اپنا سوال نمبر 271 دریافت فرمائیں ظفر اللہ خان زہری صاحب موجود نہیں ہیں اگلا سوال ظفر اللہ خان زہری صاحب کا 272، 273، 274، 275 یہ آپ کے ہیں محنت وافرادی قوت سے متعلق کہ میر ظفر اللہ خان صاحب یہاں موجود نہیں ہیں ان کے سوال defer کیے جاتے ہیں۔ میر یونس عزیز زہری صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 286

دریافت فرمائیں.جی میر یونس عزیز زہری صاحب۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): سر! کوئی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب نہیں ہیں انہوں نے جواب بھجوادیا آپ کے سامنے table ہے آپ پڑھیں اگر آپ مطمئن ہوتے ہیں تو ٹھیک آپ۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! جی میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ! مطمئن نہیں ہیں؟ جی پھر اس کو defer کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: جی نہیں۔

جناب اسپیکر: پھر اس کو ڈیفر کرتے ہیں next session تک۔سوال نمبر 286 defer کیا جاتا ہے۔

وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹسز۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں

میر رحمت صالح بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! میرا ایک point ہے بولان میڈیکل کالج کے حوالے سے۔

جناب اسپیکر: سر! یہ ایجنڈا چل رہا ہے آپ ایجنڈے کو چلنے دیں آپ تشریف رکھیں پلیز آپ کو ٹائم دیتے ہیں جی مولانا صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کروائینگے کہ نیو ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم گوادر گزشتہ کئی سالوں سے جاری ہے مذکورا سکیم کے الاٹیز کو بقایا پلاٹس کب تک فراہم کیے جائیں گے۔تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اسپیکر: مولانا صاحب! منسٹر صاحب چونکہ یہاں موجود نہیں ہیں اگر آپ چاہتے ہیں تو اس کو بھی defer کردیتے ہیں next session تک۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: پچھلی دفعہ بھی نہیں ہوا آج کا پتہ نہیں جنوری میں بھی نہیں ہوگا فروری میں ہوگا نہیں ہوگا کون جوابدہ ہوگا۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں ابھی کیا کریں آپ کو بتائیں آپ اپنا بولنا چاہتے ہیں تو اُن کے behalf۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ویسے منسٹر ہوتے بھی ہیں کون عمل کرتا ہے اس پر بات کرلوں گا۔

جناب اسپیکر: آپ بات کرنا چاہتے ہیں پھر اس کو ہم dispose off کریں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: کریں مجھے ریکارڈ پر لانا ہے کہ یہاں یہ جو نیو ٹاؤن ہاؤسنگ اسکیم ہے جناب اسپیکر! یہ سن 85 سے شروع ہوئی ہے ڈسٹرکٹ ڈی سی صاحب چلاتے تھے پھر بعد میں ابھی کنسلٹنٹ کے ذریعے ایک پی ڈی ہے وہ چلاتا ہے اس میں اتنی بے ضابطگی ہوئی ہے جناب اسپیکر! 367 ایکڑ زمین نیو ٹاؤن کو دی گئی ہے 990 لوگوں کے پاس فائلیں ہیں زمین نہیں ہے پلاٹ موجود نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: الاٹمنٹ ہوئی ہے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سر! وہاں 990 لوگوں کے پاس کمپیوٹرائزڈ فائل ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: وہ کہہ رہا ہے کہ کنسلٹنٹ ہے لیکن زمین نہیں ہے زمین کون کھا گیا اچھا اسی طرح 650 جعلی فائلیں ہیں جو مارکیٹ میں بکی ہیں دفتر کے ذریعے دفتر والے ملوث ہیں کس طرح 650 لوگوں کے ساتھ فراڈ کیا گیا ہے 650 جعلی فائلیں بنائی گئی ہیں اور 990 لوگوں کو فائلیں دی گئی ہیں پلاٹ نہیں دیئے اس پر آڈٹ کروالیں اس کا جائزہ لے لیں اگر اصغر ترین صاحب تیار ہیں اگر کسی طرح پوری نیو ٹاؤن ہاؤسنگ اسکیم کا اچھے طریقے سے آڈٹ ہوجائے اس کی تمام بے ضابطگیوں کا آڈٹ ہوجائے پھر رپورٹ آجائے۔

جناب اسپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ الاٹمنٹ ہوئی ہے اور زمین نہیں ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں بالکل 990 لوگوں کو فائلیں دی گئی ہیں۔

جناب اسپیکر: فائلیں دی گئی ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: فزیکل پلاٹ زمین پر نہیں ہے ہاں شاید سمندر کے اندر دیے ہیں خلا میں دیے ہیں الگ بات ہے۔ بہرحال یہ ہے کہ 990 لوگوں کو اچھی طرح 650 جعلی فائلیں دی ہیں۔

جناب اسپیکر: اچھا اس طرح کرتے ہیں مولانا صاحب! آپ کا میسج بالکل کلیئر ہے اس پر میں اس کی پوری رپورٹ منگواتا ہوں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: اُس وقت کتنی زمین تھی کیسے الاٹ منٹ ہوئی کس کو فائل ملی کس کو نہیں ملی اور کیوں نہیں ملی ساری تقریباً ان کو black and white میں کردیتے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ رولنگ دیدیں پوری تفصیلی رپورٹ منگوالیں۔

جناب اسپیکر: done ہوگیا تقریباً concern department کو بتائیں کہ ان کے next

session میں گوادر میں زمین کی جو الاٹمنٹ ہوئی ہے وہ پوری کی پوری ڈیٹیل لائی جائے کن کن لوگوں کو الاٹمنٹ ہوئی ہے کن کو زمین ملی ہے اور کن کو نہیں ملی ہے تمام ڈیٹیل منگوائی جائے شکریہ۔

جناب اسپیکر: میر زابد علی ریکی صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: یہاں پہ منسٹر نہیں ہے اس کا جواب پھر کون دے گا بس ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: defer کر دیتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جی نہیں فنانس منسٹر صاحب ہیں۔

جناب اسپیکر: ok

میر زابد علی ریکی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی وزیر برائے محکمہ مواصلات اور تعمیرات کی توجہ ایک مسئلے کی جانب مبذول کرائینگے کہ ناگ تا واشک روڈ (70 کلومیٹر) پر تعمیراتی کام عرصہ دو سال گزرنے کے باوجود مکمل نہیں ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ لہٰذا ناگ تا واشک روڈ کی تعمیراتی کام پر سست روی کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز مذکورہ روڈ پر تعمیراتی کام کب تک مکمل ہوگا تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب اسپیکر صاحب! یہ وہ روڈ ہے تقریباً 2018ء کے ریکارڈ میں ہے 2018ء سے میں اسمبلی میں جناب اسپیکر! چیخ چیخ کر میں نے کہا کہ واشک کو آپ جانتے ہیں کہ روڈ سے لنک ہو اور واشک ہیڈکوارٹر فعال ہو، تو یہ مین روڈ ہے جو سی پیک روڈ ہے ناگ تا واشک۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ کون سی پی ایس ڈی پی میں reflect ہے۔

میر زابد علی ریکی: سر! 2024ء میں آیا تھا۔

جناب اسپیکر: 2024ء میں ok۔

میر زابد علی ریکی: 2018ء سے میں اسمبلی میں بول بول کے تھک گیا جناب اسپیکر صاحب! اُس کے بعد 2019 میں اس کے بعد 20 میں 21 میں۔۔۔

(اذان عصر)

جناب اسپیکر: جی زابد علی ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! بات کر رہے تھے اذان ہوگئی۔ بات یہ ہے کہ واشک جب کہ ہر کسی سے کہتے ہیں جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے اسی وجہ سے بالکل backward علاقے میں ہے۔ یہ وہ روڈ ہے اِس کے فیز ون کا بھی ٹینڈر ہوا ہے فیز ٹو کا بھی ہوا ہے فیز تھری کا بھی ہوا ہے، بدقسمتی سے ڈیپارٹمنٹ نے ایسے consultant کو دیا ہوا ہے وہ پنجاب میں بیٹھ کے اُدھری سے پی سی ون بنایا ہوا ہے، دے دیا ڈیپارٹمنٹ کو

ڈیپارٹمنٹ نے اخبار میں دے دیا ٹینڈر ہو گیا جب گراؤنڈ میں جا کے دیکھ لیا تو بھئی وہ جو پی سی ون ہے اور یہ جی گراؤنڈ والا کام ہے اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ کنٹریکٹر والوں نے اپنا کام رُوک لیا ہے جناب اسپیکر صاحب! کہ یہ جو پی سی ون ہے اور گراؤنڈ میں یہ ہے وہ پنجاب میں بیٹھ کے اُس نے اِس طرح کام کیا کنسلٹنٹ نے اپنے پیسے کما لیے اصل بات یہ ہے جناب اسپیکر صاحب! کنسلٹنٹ کو چاہیے تھا کہ وہ جو لاہور کا ہے، یا پنجاب کا ہے، یا سندھ کا ہے یا XYZ اسلام آباد کا ہے وہ یہاں کے علاقے میں جا کے سروے کر کے اُسی کے مطابق جناب اسپیکر صاحب! وہ پی سی ون بنا لیتے پھر اچھا figure آجاتا اُسی کے مطابق وہ اخبار میں دے دیتا جو open contractor آ کے اپنا کام شروع کر لیتا ابھی جو فیز ون اور فیز تھری کا ہے جناب اسپیکر! کنٹریکٹروں نے اپنا کام بند کیا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: اس پر کوئی کام ہوا بھی ہے؟

میر زابد علی ریکی: سر! کام بہت ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا۔

میر زابد علی ریکی: 20% 25%

جناب اسپیکر: اچھا۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ابھی کام بند کیا ہوا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے P&D کو revise دیا ہوا ہے آپ کو پتہ ہے revise اُن لوگوں نے بند کیا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

میر زابد علی ریکی: بھئی یہ genuine point ہے یہ ہم نہیں کہتے ہیں ہر کام کو revise کریں بلوچستان میں ایسا ڈسٹرکٹ ہے کہ revise اُن لوگوں کا حق بنتا ہے اُس علاقے میں آپ اُن کو revise دے دیں جناب اسپیکر صاحب! مگر revise اُن لوگوں نے پورے چار، پانچ مہینے ہیں اِن لوگوں نے revise کیا ہے بھئی کیبنٹ ہے سی ایم ہے، جناب اسپیکر صاحب! آپ لوگ اپنی کوئی حکمت عملی تو طے کریں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب سے ذرا پوائنٹ لیتے ہیں۔ سر! جی بولیں فنانس منسٹر please۔ کوئی نہیں آپ بولیں آواز آرہی ہے آپ کا مائیک آن ہو جائے گا۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ): جی زابد صاحب نے ناگ تا واشک روڈ کی بات کی بالکل یہ ایک انتہائی اہم روڈ ہے جو ڈسٹرکٹ کا ہیڈ کوارٹر واشک کو connect کرنے کے لئے تمام آفیسران کے لئے اور جو public service delivery ہے اُس کو بہتر بنانے کے لئے اِس روڈ کا بننا بہت زیادہ ضروری ہے۔ اِسکی

تھوڑی سی انفارمیشن ہاؤس کے ساتھ میں share کرتا چلوں اِس کا جو فیز ون ہے وہ تقریباً 19 کلومیٹر کا ہے اور 999 تقریباً اِس کی ٹوٹل جو cost ہے اور جو اِسکی release ہے تقریباً 532 ملین اور جو اِس کی financial status ہے وہ 53% ہے 56% physical progress ہے اِس میں ہے اِس فیز ون میں ایک issue سیکورٹی کا آ رہا ہے دوسرا چونکہ allocation اور funds کی دستیابی کا معاملہ ہوتا ہے چونکہ آپ physical progress نہیں دے پا رہے ہوتے ہیں تو آپ additionally اماؤنٹ کی طرف نہیں جا سکتے تو ایک reason بنی ہے اور وہ physical progress نہ ہونا وہ تھوڑی سیکورٹی جو concerns تھے اُس کی وجہ سے تھوڑا سا یہ slow processs پڑا۔ دوسرا جو فیز ٹو ہے جیسے حاجی صاحب نے بات کی میں بالکل حاجی صاحب کے ساتھ متفق ہوں کیونکہ یہ جو جواب میرے پاس بھجوایا میرے دوست میر سلیم کھوسہ صاحب نے اُن کے ڈیپارٹمنٹ کے دوستوں نے اُن کا پی سی ون بنایا جو consultant ہے اُس میں کافی چیزیں ہیں کہ اُس کام کی scope میں تھی جو اُنہوں نے نہیں لی خاص کر پہاڑوں کی کٹھائی ہے کٹھائی بالکل نہیں لی ہے جو پی سی ون وہ اُس طرح کا نہیں بنا اب جب contract award ہوا ہے کنٹریکٹر کو جب گراؤنڈ پر implementation شروع ہے تو وہاں نقشہ ہی کچھ اور ہے اب چونکہ revision کے حوالے سے آپ کے علم میں بہتر طور پر ہے چونکہ آپ بھی اُس پورے process میں revision کے شامل ہیں ابھی revision policy آ رہی ہے جو پورے عمل میں آئے گی تو وہ revise ہو گی تو اُس revision میں اِنشاء اللہ اِس کام کا جو وہ بچا ہوا حصہ ہے وہ cover ہو جائے گا۔ اِسکی ٹوٹل cost تقریباً 13 کلومیٹر ہے یہ فیز ٹو کی بات کر رہا ہوں 13 کلومیٹر ہے ٹوٹل تقریباً 1537 ملین کا ہے اور تقریباً 426 کے قریب اِس کو ریلیز ہو چکے ہیں اِس کا physical 29% ہے progress اور financial اِس کا progress 27% ہے۔ اِسی طرح، فیز تھری، same اِسی طرح فیز تھری تقریباً اُسکی ٹوٹل cost ہے 3393 ملین اِس کی ٹوٹل 22 کلو میٹر ہے یہ ٹوٹل ایریا 815 کے قریب اِس کو ریلیز ہو چکے ہیں physical progress اِس کی 27 ہے اور 24 financial ہے same اِس میں بھی یہی کنسلٹنٹ اور وہی جو design کا مسئلہ آ رہا ہے کیونکہ actual گراؤنڈ پر وہ design نہیں لیا گیا تو اِس پر ڈیپارٹمنٹ اپنے طور پر جو اِنکوائری کر کے دیکھ بھی رہا ہے کہ اس طرح کے پی سی ون faulty کیوں آ کے submit ہوتے ہیں کہ بعد میں آپکو اُس کے لئے revision کی طرف جانا پڑتا ہے۔ تو کئی revision ہیں جن پر شک شبہات بھی کئے جا سکتے ہیں لیکن کئی revision ایسے ہیں جو genuine اور جائز ہیں تو میرے خیال سے یہ جائز اور genuine revision کی طرف ہے تو اِس کام کی completion کے لئے جو ایک بہت important کیونکہ socio-economic کا impact بہت اچھا ہے اور پبلک سروس

ڈیلیوری میں بھی اِس کا impact بہت اچھا ہے تو انشاء اللہ اِس کو پراونشل گورنمنٹ consider کر رہی ہے۔ انشاءاللہ اِس پر revision کا جو مرحلہ آتا ہے اُسکے بعد یہ کام کا progress شیئر ہوگا۔

جناب اسپیکر: release اور expenditure میں کوئی ہے؟ defference آرہا ہے؟

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: سر! ریلیز مَیں نے آپ کو بتایا ہے physical جیسے فیز تھری کا 27% ہے financial اُس کا 24% ہے ابھی financial کم ہے۔

جناب اسپیکر: ok

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: اسی طرح آپ جارہے ہیں فیز ٹو میں جو physical ہے 29% ہے financial 27% ہے financial کم دیا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: physical progress۔ok ok تقریباً اس سے تھوڑا زیادہ ہے۔جی زاہد علی ریکی صاحب۔

میر زاہد علی ریکی: بہت اچھا کیا مگر پتہ نہیں اِس پر پھر بعد میں شعیب جان عمل کریں گے یا نہیں؟

جناب اسپیکر: on the floor of the house میں کہہ رہا ہوں کیسے نہیں ہوگا تقریباً؟

میر زاہد علی ریکی: سر! مَیں کئی بار انکے پاس گیا ہوں۔

جناب اسپیکر: ذمہ دار آدمی ہے فنانس منسٹر ہے وہ ایسے تو۔۔۔

میر زاہد علی ریکی: بات یہ ہے جناب اسپیکر صاحب! واشک بحیثیت مسلمان واشک کی ترقی اسی روڈ پر ہے مَیں کہتا ہوں اگر آج یہ روڈ complete ہو جائے نہ مَیں کہتا ہوں کوئی بندہ اگر گوادر کے لئے جائے، پنجگور کے لئے جائے چلو آدھا گھنٹے کا راستہ ہے واشک ہیڈ کوارٹر جا کے پھر واپس آجائیں گے گوادر تربت یہ main شاہراہ ہے اسی وجہ سے کوئی واشک جانے کے لئے تیار نہیں ہے بشمول جو بھی ڈیپارٹمنٹ ہے جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔مَیں اسی وجہ سے کہتا ہوں شعیب جان آپ مہربانی کریں جو revise پہلے والوں نے جو گناہ کیا ہے وہ معاف کریں جس نے کیا ہوا ہے revise ابھی رسوا تو ہو گیا P&D رسوا ہو گیا جو genuine revise ہے کم از کم اسکے لئے حکمت عملی طے تو کریں۔ مَیں ایسا نہیں کہتا ہوں واشک اور بھی ایسے ڈسٹرکٹس ہیں۔

جناب اسپیکر: تو پھر اِس کا جو پی سی ون جس نے بنایا تھا شروع میں اُسکو سزا نہیں ملنی چاہیے کہ اُس نے کیا بنایا؟

میر زاہد علی ریکی: مَیں کہتا ہوں سزا بھی ملنی چاہیے جناب اسپیکر صاحب! ڈیپارٹمنٹ کا چیف بھی وہاں سروے کے لئے گیا تھا جب وہاں گیا تھا اُس نے بھی کنسلٹنٹ کے خلاف لکھا۔سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کا چیف۔۔۔

جناب اسپیکر: پھر اُس پر کیا action ہوا؟

میرزاہدعلی ریکی: کچھ نہیں مَیں اسی وجہ سے رورہاہوں اِس کواگرآپ۔۔۔

جناب اسپیکر: منسٹرصاحب! آپ ذرا دیکھیں کہ کنٹریکٹر نے جس نے پی سی ون بنایا تھااورآپ خود کہہ رہے ہیں کہ گراؤنڈ realityاوراُس کا پی سی ون بالکل مختلف تھا تو اِسکے لئے بھی کوئی آپ راستہ نکالیں۔

وزیرمحکمہ خزانہ ومائنزاینڈمنرلزڈویلپمنٹ: سر! بالکل یہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بات کی جاسکتی ہے C&W ڈیپارٹمنٹ ہو یا دیگر ڈیپارٹمنٹس ہوں آپ یقین کریں سینکڑوں ایسی اسکیمیں ہیں بالکل کئی اسکیموں کی جہاں progress review میٹنگیں ہوتی ہیں سی ایم صاحب چیئر کررہے ہوتے ہیں اکثر اُن کی ناراضگی اِسی پر ہوتی ہے کہ کوئٹہ میں جاپان ہوٹل میں جاکے آپ لوگ پی سی ون بناتے ہیں actual گراؤنڈپر جاکے نہ آپ coordinates لیتے ہیں نہ کام لیکن ہم یہ نہیں کہیں گے کہ across board سارے آفیسرز ایسے ہیں۔ ایسے آفیسرز ہیں جنہوں نے کام اچھا کیا ہوا ہے لیکن بعض جگہ اِس طرح کی faulty جو پی سی ون بناتے ہیں اُس کا پھر impact ultimately آپ کی physical جو پوزیشن ہے اُس پرآکے پڑتا ہے۔ مَیں آپ سے کہوں ابھی سر! جو الحمدللہ یہ اللہ پاک کی مہربانی ہے دوسرا بجٹ ہم نے دیا ہے ابھی تیسرے بجٹ کی طرف جا رہے ہیں دو بجٹ ہم surplus دے چکے ہیں یہ condition ہے آپ پر اگلا بجٹ آپ کو مزید اس سے زیادہ حصہ جو اپنا share contribute کرنا پڑے گا surplus کرنے کی اور پھر اِس طرح کا جو پی سی ون faulty آئیں گے جو آپ کے بجٹ کے balance کو disbalance کریں گے تو impact آپ کے physical position پر پڑے گا۔ تو اُن کے خلاف بالکل کارروائی ہونی چاہیے یہ ڈیپارٹمنٹ سے میں بالکل یہی بات کروں گا جیسے حاجی صاحب کہتے ہیں بعض لوگوں نے revision غلط کی تو میں کہتا ہوں جنہوں نے پی سی ون غلط بنایا faulty اُن کو فی الحال ایک دفعہ معاف کردیتے ہیں لیکن آئندہ سے جو پی سی ون submit ہوتے ہیں وہ proper پی سی ون ہو اور through merit اوراُسی گراؤنڈ کی condition اور حالت کی بنیاد پر ہو۔

جناب اسپیکر: منسٹرصاحب! دیکھیں یہ public money ہے اورآپ اِس کے custodian ہیں اِس میں دورائے نہیں ہیں آپ آئندہ کوئی ایسی تجویز لائیں جس کی بنیاد پر اگر کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے کہ جس طرح آپ پی سی ون کا کہہ رہے ہیں بیڈروم میں بنتا ہے اور گراؤنڈ کی reality نہیں ہوتو اُس کیلئے بھی آپ ایک سزا کے طور پر کوئی ایسا اقدام اُٹھائیں تاکہ جو بھی ایسا پی سی ون بیڈروم میں بنائے گا اور گراؤنڈ پر نہیں جائے گا وہ اماؤنٹ اُس سے واپس آپ کو deposit کرانی چاہیے تقریباً۔ اِس طرح کا کوئی اقدام اُٹھائیں تاکہ آئندہ آنے والے دنوں میں اِس طرح کے کام پھر نہ ہوں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ: جی ہاں سر! آپ کو interrupt کرتا ہوں اِس پر تمام سیکرٹری صاحبان کو سی ایم صاحب کی طرف سے clear directions ہیں اور اِس پر سیکرٹری صاحبان جتنے بھی ایڈمنسٹریٹو صاحبان ہیں وہ کام کر رہے ہیں ایسا نہیں ہے کہ اِس پر کام نہیں ہو رہا ہے۔ سیکرٹری C&W بھی اِس پر کام کر رہا ہے آئے دن اِس کے progress پر different چیزوں پر میٹنگیں ہو رہی ہیں اَب جیسا حاجی صاحب نے کہا کہ آپ اِس پر پوری بات کریں۔ اَب دیکھیں فنانس ہے اس کا کام ریلیز کی حد تک ہے اب چونکہ میرے پاس جو جواب ہے وہ منسٹر C&W نے submit کروایا اور وہ بھی اِنکے حق میں ہے کہ یہ چیزیں revise ہوں اُن کو اِس کا اِدراک ہے کہ بغیر revision کے complete نہیں ہونا ہے۔ حاجی صاحب جو بات کر رہے ہیں اُس بات کو ہم بھی endorse کر رہے ہیں حاجی صاحب! آپ سے درخواست کے ساتھ کہتا ہوں کہ جیسے آپ نے یہ بات کی فنانس کی طرف آپ کا کوئی issue نہیں ہے مثال کے طور پر آپ کو اگر ناگ فیز ون پر physical آپ کا 56% ہے آپ کو فنانس نے 53% ریلیز کر دیا ہے، آپکا فیز ٹو اگر 29% physical ہے 27% آپ کو فنانس نے ریلیز کر دیا ہے۔ آپ کا جو فیز تھری ہے آپ 27% physical ہے 24% آپ کو ریلیز کر دیا ہے انشاءاللہ آپ کو ریلیز کا issue نہیں رہے گا main آپ کا revision component کا ہے revision اُس کی پالیسی بن چکی ہے وہ پوری طرح بھی آ کے implement جب ہوگی اُسی process کے تحت آئے گا انشاءاللہ تعالیٰ یہ ریلیز بھی ہوگا اور کام بھی ہوگا اور یہ merit پر ہے۔

جناب اسپیکر: ok.ok thank you.thank you جی اصغر صاحب۔ مختصراً اِسی پوائنٹ پر آپ بول رہے ہیں؟ جی۔

جناب اصغر علی ترین: سُننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ اِتنی بڑی اماؤنٹ revision کی نذر ہوگئی ہے اِس پر پھر گورنمنٹ نے کیا کیا گورنمنٹ نے پھر ایک ٹیم بنائی اور وہ ٹیم نے جا کے ہر division ہر ڈسٹرکٹ میں جا کے ایک ایک اسکیم کا visit کیا اُس میں جو genuine تھے اُنہوں نے اُس کو own کیا جو genuine نہیں تھے اُن کو اُنہوں نے cancel کر دیا۔ اب جناب اسپیکر صاحب! آپ کی بات بالکل بجا ہے کہ یہ جو ہمارے انجینئرز صاحبان ہیں یہ سائٹ پر جا کے visit نہیں کرتے یہ کسی ہوٹل میں کسی کے گھر میں یا کسی اور پرائیویٹ جگہ پر بیٹھ کے لیپ ٹاپ کمپیوٹر کھول کے اُس سے نقشہ نکال کے اُس کے بعد وہ کام کرتے ہیں اَب وہاں۔۔۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب اصغر علی ترین: اَب جو میں کہنا چا رہا ہوں اُسی پر آ رہا ہوں تو ان چیزوں کی نشاندہی ہوئی ہے اِس پر

گورنمنٹ نےstand لیا گورنمنٹ نے اِس پر کافی strict action لیا۔

جناب اسپیکر: ہو رہا ہے، ہو رہا ہے ابھی بھی اُس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: ہاں ہو رہے ہیں لیکن جناب اسپیکر صاحب! اَب مسئلہ کیا ہے ابھی زاہد جان نے ایک نشاندہی کی روڈ کے حوالے سے اِس اقدام کے حوالے سے جو بڑے بڑے projects تھے جیسے ابھی واشک کا روڈ ہے ہمارے ہاں بڑے projects تھے آپ کے ہاں ہونگے یہ متاثر پڑے ہوئے ہیں اَب کم از کم P&D شعیب جان کھڑے ہوئے۔۔۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب اصغر علی ترین: P&D کو کم از کم یہ چاہیے کہ جو اسکیم revision کرنے سے complete ہوتی ہے وہ تو complete کریں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔done

جناب اصغر علی ترین: 100 میں سے 90 خرچ ہو گئے اب 10 روپے کیلئے 90 روپے متاثر ہو رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: ہو گیا ہو گیا۔انشاءاللہ۔

جناب اصغر علی ترین: اگر 10 کلومیٹر روڈ ہے 9 کلومیٹر بن گیا ایک کلومیٹر پر روڈ کو کیوں متاثر کر رہے ہیں تو یہ جو شعیب جان نے پالیسی بتائی ہے اِس پالیسی کو جلدی implement کریں اِس کو جلدی لے کے آئیں تا کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جو اسکیمات ہیں وہ کم از کم complete تو ہوں۔شکریہ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: Thank you very much

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار فیصل خان جمالی صاحب، میر سلیم احمد کھوسہ صاحب، سردار کوہیار ڈومکی صاحب، جناب بخت محمد کاکڑ صاحب، جناب اسفندیار خان کاکڑ صاحب اور میر اسد اللہ بلوچ صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: ایوان کی کارروائی۔

مجلس برائے قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی کی رپورٹ کا پیش و منظور کیا جانا۔ چیئرمین مجلس برائے قواعد انضباط ِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی میں مجلس کی رپورٹ برقواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی میں مجوزہ ترامیم پیش کرنے کی بابت تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: مَیں ڈاکٹر محمد نواز کبزئی چیئرمین مجلس برائے قواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں مجوزہ ترامیم کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 22 دسمبر 2025ء تک توسیع دینے کی منظوری دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا مجلس برائے قواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی میں مجلس کی رپورٹ برقواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں مجوزہ ترامیم کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 22 دسمبر 2025ء تک توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔ چیئرمین مجلس برائے قواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی، مجلس کی رپورٹ برقواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں مجوزہ ترامیم ایوان میں پیش کریں۔

ڈاکٹر محمد نواز کبزئی: میں ڈاکٹر محمد نواز کبزئی چیئرمین مجلس برائے قواعد انضباطِ کار کی جانب سے قواعد انضباط ِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں مجوزہ ترامیم کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مجلس کی رپورٹ برائے قواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں مجوزہ ترامیم ایوان میں پیش ہوئی۔ میر یونس عزیز زہری صاحب قائد حزب اختلاف محرک مجلس کی رپورٹ برقواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں مجوزہ ترامیم کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): میں یونس عزیز زہری قائد حزب اختلاف تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں مجوزہ ترامیم کو اصل حالت میں فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا قواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں مجوزہ ترامیم کو اصل حالت میں فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔میر یونس عزیز زہری صاحب قائد حزب اختلاف ،محرک مجلس کی رپورٹ برقواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں مجوزہ ترامیم کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب قائد حزب اختلاف: مَیں یونس عزیز زہری ،قائد حزب اختلاف تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں مجوزہ ترامیم کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا قواعد انضباطِ کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں مجوزہ ترامیم کو اصل حالت میں منظور کیا جاتا ہے۔اب جیسے آپ کے سامنے عرض ہے کہ جیسے ہماری بلوچستان اسمبلی کی روایت رہی ہے کہ ہمارے سابق یا موجودہ ارکان میں کسی کی فوتگی ہوجاتی ہے اُن کی death ہوجاتی ہے تو ہم اُس دن کی کارروائی اُن سے تعزیت کے طور مؤخر کرتے ہیں ۔لہٰذا آج ہمارے سابق ممبر بسم اللہ خان کاکڑ صاحب وفات پاگئے ہیں تو اُن کے احترام کے طور پر اپنی روایات کے مطابق باقاعدہ اجلاس اب مؤخر کرتے ہیں۔اب میں گورنر صاحب کا حُکم نامہ پڑھ کرسُناتا ہوں۔

Order

In exercise of the powers conferred on me by Article 109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I Sheikh Jaffar Khan Mandokhel, Governor Balochistan, hereby order that on conclusion of business, the on-going session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Monday, the 22nd December, 2025.

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 4 بجکر 33 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆